MAAB 1431
مرکز احیاء آثار برصغیر
maablib.org

رباعیات اکبر

خان بہادر سیّد اکبر حسین صاحب اکبر

پنشنر جج الہ آباد

اخلاقی رُباعیات کا مجموعہ

بہ اجازت مصنّف

باہتمام شیخ محمّد اکرام

در مخزن پریس دہلی مطبوع گردید

قیمت ۱۲

سنہ ۱۹۰۸ء

۱۸۱۲۱۴
الف ۲۵/۷
maablib.org MAAB 1431

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصنافِ کلام میں رُباعی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ بسا اوقات رُباعی میں پند و حکمت کا ایک دریا کوزے میں بند ہوتا ہے۔ چار مصرعوں کی وسعت کو دیکھئے اور خیالات اور معانی کو دیکھئے جنہیں اُستادِ فن اُن چار مصرعوں میں محدود کر دیتا ہے۔ پھر اگر وہ اُن گنتی کے لفظوں میں شاعری کے جوہر بھی دکھا جائے تو رباعی بیحد مؤثر ہو جاتی ہے۔ ایران کے جادو نگار شاعر عمر خیام کی رُباعیات کو جو بے نظیر ہردلعزیزی یورپ میں نصیب ہوئی ہے اسکا ایک سبب یہی ہے کہ اسکی رباعیات فلسفیانہ تخیّل کے ساتھ دلفریب طرزِ ادا کا جوہر لئے ہوئے ہیں۔ فارسی میں بہت سے مشہور شاعروں نے رُباعیات کہی ہیں۔ مگر اس خاص صنف میں قبولِ عام کی دولت خدا نے خیام کے حصّے میں کر دی۔ کون کہہ سکتا ہے ہندوستان میں یہ دولت کسے نصیب ہوگی۔ اور زمانہ مستقبل میں شعرائے ماضی و حال میں سے کسے ہندوستان کا خیام کہا جائیگا۔

اُردو شاعری چونکہ فارسی شاعری کے سانچے میں ڈھلی ہے۔ اس لئے اُردو کے بعض مشہور سخنوروں نے بھی رباعیات پر طبع آزمائی کی ہے خصوصًا

فنِ مرثیہ کے اساتذہ نے رباعی سے بہت کام لیا ہے۔ شعرائے حال میں مولانا حالی مدظلہ نے رباعیات لکھ کر اُس مُبارک کام کی تکمیل کی ہے جو انہوں نے اپنے لاجواب مسدّس سے شروع کیا تھا اور جس میں وُہ عمر بھر مصروف رہے ہیں۔ انکی رُباعیات اُنکے ضخیم مجموعۂ کلام کا ایک جزو تھیں۔ منشی رحمۃ اللہ صاحب رعد نامی پریس کانپور کے خوش مذاق مالک و مہتمم نے انکی اجازت سے رباعیات کو اس مجموعہ سے علیحدہ کر کے جداگانہ شایع کیا۔ اس اہتمام سے کہ ایک صفحہ پر ایک رُباعی خوش قلم لکھی ہُوئی ہو۔ یہ کتاب اُردو علم ادب کے قدردانوں میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئی۔ اسکے بعد سید محمد حسن صاحب بلگرامی نے میر انیس مرحوم و مغفور کی رُباعیات کے انتخاب کا ایک خوبصورت مجموعہ مجلّد شائع کر کے شائقینِ اُردو پر احسان کیا۔ اب یہ مجموعۂ رُباعیاتِ اکبر کا اسی اہتمام اور التزام کے ساتھ مطبع مخزن سے شایع ہوتا ہے۔

خان بہادر سیّد اکبر حسین صاحب اکبرؔ کا کلام سخنوروں اور سخن فہموں میں جس عزت و وقعت سے دیکھا جاتا ہے محتاج توصیف نہیں۔ آپ نے عمر ملازمت سرکار کے جکڑبندوں اور عہدہ ہائے جلیلہ کی ذمہ داریوں اور مصروفیت میں بسر کی۔ مگر قدرت نے چونکہ اُنہیں شاعر بنایا تھا۔ وُہ چپکے چپکے شاعری بھی کرتے رہے۔ اُن کا کلام عام طور پر مخزن اور بعض دیگر ادبی رسالوں میں اس وقت سے

کتبخانہ

شایع ہُوا ہے جب سے اُنہوں نے پنشن لی ہے۔ لیکن ان چند سالوں میں ہی اُنہوں نے سخن شناسوں کے دِلوں کو مسخّر کر لیا ہے۔ ایک دِن میرے ایک طبّاع دوست نے جو خود ایک نامور شاعر ہیں مجھ سے پُوچھا۔ کہ تمہارے نزدیک اکبرؔ کے کلام کی سب سے بڑی خصوصیت کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں یہ دیکھتا ہُوں کہ اکبرؔ روشن خیالی کے ساتھ مشرق کی سچّی محبت کا واعظ ہے۔ اس کے نزدیک ہر مشرقی نژاد کا فرض ہے کہ اپنے وطن سے محبت رکھے اپنے مذہب کی حفاظت کرے۔ اپنے بزرگوں کا ادب ملحوظ رکھے اور اپنے ہر رسم ورواج کو صرف اِس لئے مذموم نہ سمجھے کہ وُہ کسی مغربی رسم ورواج کے خلاف ہے۔ بلکہ جائز حد تک اپنی چیزوں پر نازاں ہو۔ اپنے ماضی سے واقف ہو۔ اپنے حال کی تنقید کر سکے۔ اور اپنے مستقبل کی نسبت اچھّی اُمّید رکھے۔ یہ خیالات اس زور اور اس خوبی کے ساتھ معاصرین میں سے کسی کے ہاں نہیں ملتے۔" میرے دوست نے مجھ سے اِتّفاق رائے کیا۔ اور یہ کہا۔ "یہ تمام باتیں جو آپ نے بیان کیں بیشک اکبرؔ کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ اور ایسی بہت سی اور جو گِنی جا سکتی ہیں مگر آپ نے نہیں گنیں۔ لیکن میں ان سب کو ایک مرکّب لفظ میں ادا کرتا ہُوں اور کہتا ہُوں کہ اکبرؔ لسان العصر ہے۔

کتب خانہ خاص
انجمن ترقی اردو (ہند)

زمانۂ موجودہ کی طبائع کا میلان۔ اُس میلان کا عمل اور ردِّ عمل ان سب کی تاریخ جب کوئی لکھنے بیٹھے گا تو اکبر کا کلام اس کے لئے بمنزلہ اس زمانہ کی آواز کے ہوگا"۔ مجھے اُن کا یہ کہنا دل سے بھایا۔ اور اسی لئے مَیں نے اس تمہید میں اس گفتگو کا دُہرانا ضروری سمجھا۔

کلامِ اکبر کا ایک ضخیم مجموعہ خود سیّد صاحب ممدوح کی طرف سے زیر طبع ہے۔ ہم نے فقط اُن کی اخلاقی رُباعیات کا ایک عمدہ اڈیشن علیحدہ چھاپنے کی اجازت اُن سے حاصل کی ہے۔ کیونکہ بڑے مجموعۂ کلام میں غزلیات۔ قطعات اور نظموں کا سلسلہ توجّہ کو جذب کر لیتا ہے اور رُباعیات اُس غور سے نہیں پڑھی جاسکتیں جس کی وہ مستحق ہیں۔ امید کہ یہ رُباعیات جو ایسے مضامین سے مملو ہیں۔ جن پر آجکل بہت بحث ہو رہی ہے اور جن کے فیصلے پر آئندہ نسل کی فلاح و بہبود بہت کچھ منحصر ہے۔ شوق سے پڑھی جائیں گی اور اُردو علم ادب کے ہواخواہ بالعموم اور کلامِ اکبر کے مدّاح اور دلدادہ بالخصوص خوشی سے رُباعیاتِ اکبر کا خیر مقدم کرینگے +

دہلی - ۲۲ - مئی سنہ ۱۹۰۸ء

عبد القادر

رباعیات صابر

مرکز احیاء آثار برصغیر
maablib.org

MAAB 1431
مرکز احیاء آثار برصغیر
maablib.org

کھولی ہے زبان خوش بیانی کیلئے
اُٹھا ہے قلم گل فشانی کیلئے
آیا ہوں میں گوچۂ صحنِ عالم
نظارۂ باغِ معانی کیلئے

تابید وضعِ ملّت و دیں کی گرو نگاہ میں
اہلِ زمانہ لا لحظہ ہیں مسکیں محض غریب ہے

ہوتا نہیں طبیب سے مداوا سے کشکش
سچ ہے اجل کو ہوتی ہے سعیِ طبیب ہے

جب لطف و کرم پیش کرے آ کے محبوب

اگلی باتوں کو بھول جانا اچھا

جب مست نسیم ہو کے گل سے لگ جائے

مانند کلی کے پھول جانا اچھا

کیا کہیں کس سے کہیں جہاں کو کیسا پایا
غفلت میں یاں آدمی کو ڈوبا پایا
آنکھیں جن کی کھلی تھیں لیکن
ان کو بھی دیکھا تو ہم نے سوتا پایا

اونچی نسبت کا اپنی زینا رکھنا
احباب سے صاف اپنا سینا رکھنا
غصّہ آنا تو نیچری بات ہے اکبر
لیکن ہے شدید عیب کینا رکھنا

MAAB 1431
maablib.org

غفلت کی ہنسی سے آہ بھرنا اچھا
افعالِ مضر سے کچھ نہ کرنا اچھا
اکبر نے سنا ہے اہلِ غیرت سے یہی
جینا ذلّت سے ہو تو مرنا اچھا

شوقِ شہ میں گلگوں بنی ماں کا چہرا
عباسِ شہ بری سے لیا پیہ کا دھرا
ہر چند کہ ہے محل خوشی کا ہے بری
گستاخ نہ ہو شادی سے بھی برا

گذرا ہے مری نظر سے سب کا جلوا
سب کچھ ہے ترے روز و شب کا جلوا
کہتا ہے عجم عجم میں جس کو جلوہ
کہدو کہ عرب میں ہے رب کا جلوا

ماہ رجب میں کل انقلابات رہا
گھٹ بڑھ کا پیچ دن رات رہا
چھوٹی نہیں بس قسمت اپنی
دی یہ وہ صاحب مقامات رہا

آزاد سے دین کا گرفتار اچھا
شرمندہ ہو دل میں وہ گنہگار اچھا
ہرچند کہ زہد بھی بے اخلاص ہے
واللہ کہ بیباک سے مکار اچھا

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا

پوچھا جو اُن سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

انقلاب جہاں کو دیکھ لیا
حبّ دنیا سے قلب پاک ہوا

گل کھلا کے ہوئی لگی تھی پھول
پھول کُملا کے آج خاک ہوا

تھا نہ سر میں کمال، وہ نہ وہ سلطان نہ
تھا دل میں جمال، وہ نہ وہ میلان نہ
لذت طلبی نفس کی تیزی نے جھٹکا
تھا سبب طلب حرص شیطان نہ

زینب کو کیا تو تجھی میں سر ٹوٹا
بھائی سے جلد تو جدا ہی چھوٹا
شکوہ ہم غیر کا کریں کیا ہم
قسمت ہی نے ہم کو ہر طرح سے لوٹا

رسوا ہوئے ہم ہو کے جو مستِ بتاں نہ ہوا
ہیں کیا جو ہیں بے پیر ہوئے دیوانہ ہوا

انگلینڈ سے اپنا دل جو لایا نہ درست
محروم ادھر ہوئے ادھر سے بیگانہ ہوا

ترجمہ حق یہ کہ لن ترانی

[illegible]

جو عقیدہ [illegible] اکبر

[illegible]

واذکر اسم ربک وتبتل الیه تبتیلا

مجلس میں یاں جمال بابا بن روتی تھی بابا
بیچ سخن فرقت میں تھی بابا

کہتی تھی سکینہ آکر
زمین پہ آکے

مسجد میں آکے عالم جمعو روتی تھی بابا
بن سکینہ

maablib.org

کتب خانہ خاص
انجمن ترقی اردو کراچی

کہنے کو تو شاہ سب ہیں محتاج ہیں سب
[illegible] محتاج ہیں سب

لیکن کچھ لوگ جو [illegible] تحقیق
سب ہیں سچ خدا کے محتاج ہیں سب

maablib.org

جلوۂ ارض و سما دکھلا گئے نبی بھی ہیں
لا اِلٰہ اور قل ھو اللہ کہا پیغمبر بھی ہیں
بحث اسکی ذات میں کیوں کر رہے ہیں فلسفی
ایسے ایسے پیچ ہیں جسکے معنی ہو نہیں اسم بھی ہیں

۵ اشارہ ہر طرف کلمۂ طیبہ
لا اِلٰہ اِلّا اللہ کے ۱۲

MAAB 1431
maablib.org

لا مذہبی سے ہو نہیں سکتی فلاحِ قوم
ہرگز گذر سکیں گے نہ ان منزلوں سے آپ

کعبہ سے بت نکال دیئے تھے رسول نے
اللہ کو نکال رہے ہیں دلوں سے آپ

MAAB 1431
maablib.org

کامل ہیں جن کے ہیں اور اہل ثنا و بہشت
ساجد ہیں کہ ہیں بلیغ صبیح و بہشت

مخبر ہیں سخن کا حال [illegible] و بہشت
شاعر ہیں کہ ہیں [illegible]

maablib.org

بندوں نے بھلا دیا ہے وہ عہد الست
نافہمی و حرص میں ہیں گرفتہ پست
کیا نذر بتانِ معرض ہوتا ہے
اک گو ہستی ہے تو آز و زر پرست

پیری آئی ہوئی جوانی رخصت
ساتھ اس کے ہوا لطف زندگانی رخصت
ہے اب تو کسی کا انتظار اے اکبر
ہم کو بھی ہے جہان فانی سے رخصت

maablib.org

بڑی مُعین ہے قطبِ حق کی ذات اے دوست
خدا گواہ کہ یہ بات ہی ہے اے دوست

طلب مدد کی نہیں ان سے جو ہیں خود محتاج
طلب مدد کی ہے بالصبر والصلوٰۃ اے دوست

ہے اک ضرورت معیشت میں بہت
تاجر کو بھی اب خیال خلوص میں بہت
خالق سے جہاں کا وہ سوداگر ہے
اللہ کے نام کی تجارت میں بہت

دنیا کرتی ہے آدمی کو برباد
افکار سے ہوتی ہے طبیعت ناشاد
دو چیزیں ہیں بس محافظ دل کی
عقبیٰ کا تصور اور اللہ کی یاد

حق نے بخشی ہے ہمیں فہمِ قرآن مجید
ہم نے لی ہیں اسی پیروِ آلِ رسول سے امید
بن کے سوزِ نگہِ انقلاب دنیا
ہر حال میں بنو صدائے امید

MAAB 1431
maablib.org

کس نماندست که در بیشه شکاری نکند

نفس صبح فتد تیغ و یاری نکند

تیغ کینه گرد و

همه سیمین ستم سرو

این زمان بیستم ماه آید و سر آید

زن زمین است و آید و کاری نکند

لطف سخن کلک که سخنها ز زبان میگوید
شکوه مکن ای که چنین گفت و چنان میگوید
ز طبع او وفون گر افتد سرو و گل بنفش
ز جنبش بسته و نقش کس همان میگوید

کتب خانہ خاص
انجمن ترقی اردو (ہند)

چھوڑ دی لکھنؤ سب بھی نہ کچھ امید کر
نظم میں بھی وعظِ آزادی کی اب تاکید کر

صاف باتیں ہوں اور ہو حسب سوز و گداز
شاعری میں بس زبانِ شمع کی تقلید کر

فرمان اہل کا اک لگا وقت صدو
ہونا گوئی میں شامل اہل وقو
دیکھیں میں نا لکھ کیا سکتے ہیں
یاں سب مجھے کہتے ہیں خداوند حضو

MAAB 1431
maablib.org

یہ دکھا کر کہ سخن کچھ اشعار

اک سے صد پسندیدہ گفتار

تجربہ خوب ہے گا واعظ دیں

یک بعد خرابی بسیار

بے سود ہے یہ شکوہ و لفاظی و ستم

افسوس ہے مخلصوں کو اور ہے یہی غم

حل ابجد سے رب اکبر کی ہے

ہو سکتی ہے بیت امید ہمت ہاشمیہ

MAAB 1431
maablib.org

منکر ہیں روح کے جو ہیں اہلِ غرور
اک امر ہے پوچھنا ہمیں ان سے ضرور
یہ فہم و خبر کاہے کو دعویٰ ہے کچھ
پیدا کیونکر ہوا مادّے سے شعور

سید صاحب اب کھا گئے ہیں جو شعور
کہتا نہیں تم سے میں کہ ہو اس سے نفور
سوتوں کو جگا دیا انہوں نے لیکن
اللہ کا نام ہے بس اٹھنا ہی ضرور

لیجاؤ ان کے دین ہمیں اپنا اسلام عزیز ہے
تاحسینؑ یہاں تک ہمیں سر اپنا عزیز ہے

اسلام ہے جس سے بقا فانی کی ہے
بابا نہیں ہے جسے اسلام کا جان عزیز ہے

ہو علم اگر نصیب تو تعلیم بھی کر
دولت جو ملے تو اس کو تقسیم بھی کر
اللہ عطا کرے جو عظمت تجھ کو
جو اہل ہیں ان کی تعظیم بھی کر

یہ تھی غلطی ذرا ناچیز سے بولو اور کچھ [illegible]

اصلاح تیری - بولو بسو اور کچھ [illegible]

بندہ ملت کا عاقبت [illegible]

الستہ سے [illegible]

کہدو کہ میں خوش ہوں رکھوں گا سب کو خوش
بچی چھوٹوں اور بڑوں سبھی کو خوش
سیکھوں ہر علم و فن اگر فرض ہے
ہر حال میں رکھوں اپنے ماں باپ کو خوش

بجائے سونے کے گنج مال و دولت کی تلاش
دولت ہے دراصل جاہ و شوکت کی تلاش
اگر تو ہے عزت کو علم میں ڈھونڈ
محبت میں ہے سکون و راحت کی تلاش

غالب انسان خود پسندی ہے فقط
مذہب کیا ہے گروہ بندی ہے فقط
مرقد سے مرے یہ آتی ہے صدا
نعمت ہے اگر تو عقلمندی ہے فقط

ہے ماہِ صیام کی نہایت تعریف
بالشبہ یہ ہی مہذب و پاک و لطیف
نااہلوں کو یہ کبھی لگا نہیں منہ
کہتے ہیں اسی سبب سے رمضان کو شریف

تکمیل میں اُن علوم کے ہو مصروف
پنہی جو طاقتوں کو کردیں مکشوف
لیکن تم سے مُیسر کیا ہو کہ نہیں
عُہدہ مطلوب ہی وطن ہی مالوف

MAAB 1431
maablib.org

کتب خانہ خاص
انجمن ترقی اردو (ہند)

دیکھا مناظروں کا بہت اُسنے زور و جنگ

[illegible] ہی بہت کی اُسنے اُمنگ

اکبر [illegible] صحبت مذاق[1]

[illegible] صحیح [illegible]

ایمان [illegible] عشق و مذہب [illegible]

[1] خان بہادر عالیجناب شیخ احمد حسین صاحب مذاق تعلقہ دار پرپانواں ۱۲

ساحرِ حسن و ہوس نے فن کی بھٹکا دی تکمیل
بنی ہیں میری ابروئیں ہیں زنجیل
عیاں ہے صنعتِ حسن میں بھٹکاؤ
ہیں نفس کی ہوا سے بھٹکے ہوئے بیل
حبِ جاہ ہے سرِ نفسی بھٹکے ہوئے

maablib.org

معرفت ہو تو فروش و جاہل سے نہ ملی
حق سے ہو غافل ایسے غافل سے نہ ملی
یہی کردین ہو ادب دہر اگر
جانئے کہ ان سے مل کامل سے نہ ملی

دل ہو جو وابستۂ دین اور روشن خیال
ہم زباں شیخ ہو دکھلائے خالق کا جمال
ساری دنیا سے کہے اکبر کہ حاصل ہو کمال
کہتا ہے کم آل[۱] حسن سب کو حاصل ہی کمال

۱ انگریزی الفاظ ہیں جنکے معنے ہیں "سب آؤ"

maablib.org

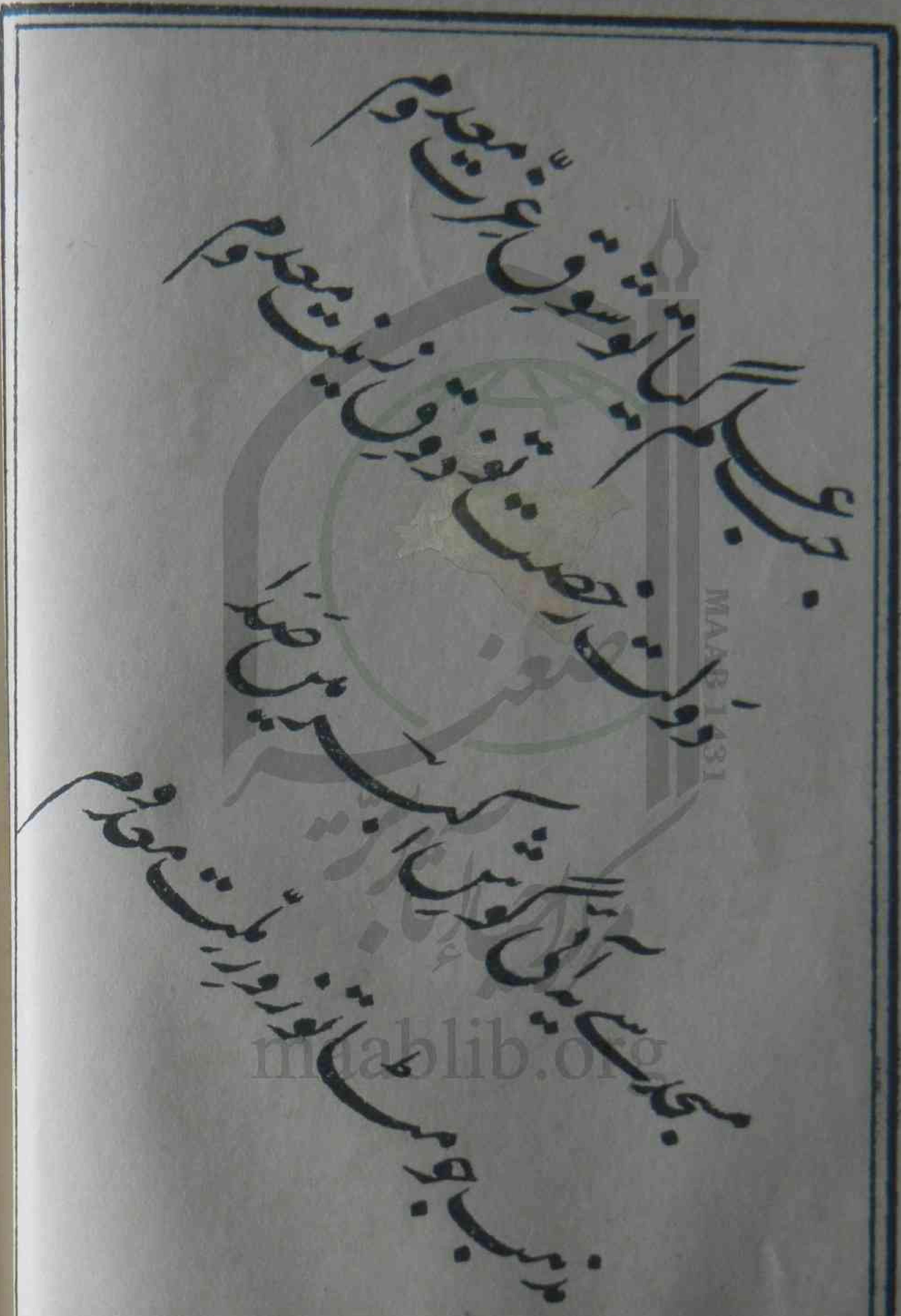

خواہانِ علم سے نہ کمالاتِ سخن ہیں ہم
آئینہ و بے یاد و بے انجمن ہیں ہم
صفتِ آئینہ ہیں معارف
شمع نمونہ گم ہیں توقع سے انجمن ہیں ہم
آزاد ہیں ہم

maablib.org

انوار ایں دو وارثِ دل افروز ہیں

اکہنا کہ تشبیہ نبی ہیں اور فروزاں ہیں

صفتِ شمعِ رسالت کے ہیں

ہر صاحبِ ایماں نہیں

علی والے اسوار ہیں

اب تک کوئی بہتری نظر نہ ہوئی
گذرے جاتے ہیں ہم پہ سال و مہ و یوم
شاید کہ یہی ترقیٔ قومی ہے
ہر شخص ہی خود بنائے اک قوم

MAAB 1431
maablib.org

دیکھو جو مقابل اس کے سارا عالم
دنیا کا خدا ہے ایک ذرّہ اس سے بھی کم
ہیں آل نبی ہیں پیاری کیا حاصل
نافہم ہیں کہتے ہیں ناحق ہم ہم

مخلوط کرو نہ نفس و نخچیر کو ہم
گر نفس نے بھی لیا پئے نخچیر ستم
جو بھوک لگے زبان کو وہ ٹھیک نہیں
نافع وہ طعام ہے کہ طالب ہے شکم

پڑا ہے ہوس سے ساعتِ جنت کا کام
ہمیں میں اس کی ولایت و عموم تمام
اللہ سے ہر نفس کا ہے سلک لگاؤ
دشوار ہے نفس بعبادت کا نام

علم و حکمت میں ہو اگر چہ بہشتِ نعیم

سرکار کی ابتری ہو تو ہے ابتر یتیم

شادی نہ کریں بعد تحصیلِ علوم

۱ شہرت ۱۲

۲ مقصد ۱۲

تاریخ بھی اپنی بھول جاتے ہیں ہم
مذہب کو بھی ضعیف بناتے ہیں ہم
دولت و جاہ بھی کبھی پہ مرد و زن
خاطر یہ ہی کہ مٹ جاتے ہیں ہم

اِن غم سے سب کے سب اُٹھ جاتے ہیں
تسکیں کے جو سب اُٹھ جاتے ہیں
اک قوّت یزیدی عقیدوں سے تھی
وہ بھی تو دلوں سے اب اُٹھ جاتے ہیں

گر حسب ہیں تو نہیں ان میں اولادِ حسب بھی نہیں
بارور ہیں سلسلۂ نسب نہیں تو عرب بھی نہیں

گر علم نہیں تو عز و وقار ہے بیکار
ہے جن میں نہیں تقویٰ و مستحب بھی نہیں

دنیا سے مسائل کی ضرورت ہی نہیں
مجھ کو اس وصل کی ضرورت ہی نہیں
درپیش ہے منزل عدم آباد
اس راہ میں ساحل کی ضرورت ہی نہیں

توحید اُن کے دلوں میں محفوظ نہیں
اُسعد جو کہے ہے سے یہ محفوظ نہیں
اسعد نے دیکھا اکبر
ریح فقہ کو ... ہیں
اسلام اُن کی نظر میں محفوظ نہیں

MAAB 1431
maablib.org

مجھکو بھی ہاں میں سمجھتے شرف ہے کہ نہیں
کو طاقت تری طرف ہے کہ نہیں

داخل ہی نمازیوں میں بافیض میں ہوں
آخر تری بھی کوئی صفت ہے کہ نہیں

وہ رنگِ حسن تمہارے عاشقوں میں نہیں
اُٹھا ہوا اب وہ طرزِ سیاق میں نہیں

الفت ثابت کرو عمل سے صاحب
واللہ کوئی حجت میری منطق میں نہیں

اُردو میں جو سب شیک کا ہونا نہیں
اس ملک کا کام ٹھیک کا ہونا نہیں
ممکن نہیں شیخ کا امراؤ القیس بننا
پنڈت جی کا والمیکی بننا نہیں

کہا احباب نے یہ دفن کے وقت
کہ ہم کیونکر وہاں کا حال جانیں
لحد تک آپ کی تعظیم کردی
اب آگے آپ کے اعمال جانیں

وہ کشش نہیں وہ حسن جب تبسم نہیں

رونق نہیں اس اس کی جب تک اس ترنم نہیں

بلکہ طبیعت ہو جو صاف

نغمہ ہے بھی باعث اگر ولولہ انگیز نہیں

سمجھ کہ یہ باعث تفریح اگر ہو جو وہ ترنم نہیں

سچ جو کوئی لائے وہ مضمون نہیں

اگر ہو ملحوظ حسن لا و قانون نہیں

اگر ہو کچھ شغف تو بات ہی کی بات ہے

ہر چند کہ یہ مرض ہے چھپتا نہیں

شیطان کا کوئی شخص ممنون نہیں

وہ غم ہیں وہ صبر وہ ایمان ہیں کہاں
حسنِ عمل کے اب ہیں وہ ارمان ہیں کہاں

اک غل مچا ہوا ہے کہ مسلم ہیں خستہ حال
پوچھے ذرا کوئی کہ مسلمان ہیں کہاں

اُلفت اور ادب نہیں تو انساں نہیں
بے صبر و سکوں جو ہو تو ایماں نہیں
جو غیر سے ضد کرتا ہو نباہتا ہو وفا
اپنوں سے آڑا کرے وہ مسلماں نہیں

نہ پوچھو وہ ہیں جو دل سے ہیں اللہ کے خواہاں
ہیں مست نگاہِ بت دلخواہ کے خواہاں

آسودہ ہیں علم و ہنر و فن میں جو ہیں محو
چیں بہ جبیں جاہ کے اور شاہ کے خواہاں

ہے صبر و قناعت اپنی چیز اکبر
لذت ہی اسی کی تو نے چکھی ہے کہاں
دنیا طلبی کے وعظ میں محو ہے تو
یہ بھی تو ذرا سمجھ رکھی ہے کہاں

مشکل سے یہ وہ حالتیں سہی جاتی ہیں

کہنے میں نہیں آتیں کہ قلب پہ ہی طاری ہیں

تفصیل نہ پوچھیے ہیں اشارے کافی

بولی یہ کہ انسان ابھی جاتی ہیں

گردن خالق کے آگے جھکتی ہی نہیں

بابری سے یہ قوم رکتی ہی نہیں

ماتو تو نہیں ان میں کچھ بھی غیرت پیا

اور بات اکبر کی ان کو کھلتی ہی نہیں

چھلکیاں اُن اک دوسرے کی وقت جب بھی ہیں

ناگہاں غصہ جو آجاتا ہے اک لمحے بھی ہیں

الگ ہاں [illegible] آکے لمحے ہیں

ہندو و مسلم ہیں اُنہی ایک ہی آکے لمحے بھی ہیں

ہم نظر آتے ہیں کسی ایک لمحے بھی ہیں الگ بھی ہیں

maablib.org

کتب خانہ خاص
انجمن ترقی اردو کراچی

اور اس کی بانہوں میں جو بھر آتے ہیں
وہ ہو بہو الفاظ اس کی طرح نکالتے ہیں

جو سوچ کے حساب سے اک مضمون نکال
انسان کو بیوقوف بنا لیتے ہیں

MAAB 1431
maablib.org

کہنے سُننے کی گرم بازاری ہے
مشکل ہے مگر اثر پیدا ہے دل میں
ایسا سُنئے کہ کہنے والا ابھرے
یہ ہے کہ کہے کہ بیٹھ جائے دل میں

لفظوں کے چمن بھی اسمیں کھل جاتے ہیں
بیساختہ قافیے بھی مل جاتے ہیں
دل کو مطلق نہیں ترقی ہوتی
تعریف میں سر اگرچہ ہل جاتے ہیں

۸۹

خطر مضبوط دل توانا رکھو
امید اچھی خیال اچھا رکھو
ہوجائینگی سب مشکلیں تمہاری آساں
بس اللہ پہ بھروسہ رکھو

اعمال کے حسن سے سنورنا سیکھو
اللہ سے نیک میل کرنا سیکھو
مرنے سے مفر نہیں ہے جب اے اکبر
بہتر یہی ہے خوشی سے مرنا سیکھو

شبیہِ زینب وہ ہیں کہ اُن کا نسب زینب بھی ہو
ادا وہ ہے کہ جو ہو ادب بھی ہو

زینب وہ ہیں کہ کربلا ساری کی ساری بھی ہو ساتھ
ایسی وہ ہیں کہ اسلام میں ادب بھی ہو

اللہ کا صدق دل سے جو طالب ہو
یہ نہیں آرماں کا تیر خائب ہو
جب زندگی صبغۃ اللہ سے رنگیں ہو
ممکن نہیں اس پہ رنگ اور غالب ہو

بھولتے جاتے ہیں یورپ آسمانی باپ کو
بس خدا سمجھا ہے اس نے برق کو اور بھاپ کو

برق گر جائے گی اک دن اور اڑ جائے گی بھاپ
دیکھنا اکبر بچائے رکھنا اپنے آپ کو

اسلام ہی کو بس اپنی ملّت سمجھو

بیگانہ روش میں اپنی ذلّت سمجھو

جو اس کے خلاف رائے رکھے اکبر

خاموش ہو سمجھ کی قلّت سمجھو

جس بات میں تشکیک ہے ملّت سے محروم
اُس میں نہ برکت کوئی دولت سے محروم
جو بندۂ نفس ہو مخالف اُس کا
تو عمر گئی بس میں قسمت سے محروم

MAAB 1431
maablib.org

کچھ منع نہیں ہر اک کی تحریر پڑھو
لیکن قرآن کی بھی تفسیر پڑھو
عظمتِ دنیا کی جب دبا دل سے
خالق کا کرو خیال تکبیر پڑھو

MAAB 1431
maablib.org

حاصل کرو علم طبع کو تیز کرو
باتیں جو بری ہیں ان سے پرہیز کرو
قومی عزت ہے نیکیوں سے سب کی
اس میں کیا ہے کہ وضع انگریز کرو

دنیا ہے دل کی ہوس جانے دو
کچھ بھی ہو اگر تو غبار و خس نکل جانے دو
مالک کے بغیر گھر کی رونق نہیں کچھ
اللہ کو اپنے دل میں بس جانے دو

شیطاں واعظ بھی ہے ہمہ تن گوش ہے
غالب بڑی ہی کی بات خاموش رہے

بدلا پایا ہوں مجلس میں ہر کا رنگ
مستی کی ہو کسی نے تو پیتے رہے

کہتا ہوں میں ہندو و مسلماں سے یہی
اپنی اپنی روش پہ تم نیک رہو
لاٹھی ہے ہوائے دہر پانی بن جاؤ
موجوں کی طرح لڑو مگر ایک رہو

MAAB 1431
maablib.org

اے ابرِ زندگی کے نواسے پہ ہو

تپتی زمیں کی گرم ہو اور زمیں جو ہو

کیا سے ہو پیٹی مسرطی کا وقت ہو

اللہ مدد کرے گا وسیلہ ہو

شہوات کی پیروی کا منصوبہ نہ ہو
دولت تری خادمہ ہو محبوبہ نہ ہو
شہرت جو کمال سے پیدا ہو جائے
لیکن بہ تکلّفات مطلوبہ نہ ہو

لوگ ہنستے ہیں جو تیری یہ حالت کبھی
مت ڈرا جانا یہ لوگ تو مرا جاتے ہو

لیکن اخلاق نظم میں اس سے تو بہتر ہو وہ
مت ترایا جی یہ لوگ تو مرا یاجی ہو

ہونی ہے نصیب تلخ کامی تم کو

محسوس نہیں ہے اپنی خامی تم کو

اعجاز نہیں بنا سکا تم کو غلام

ہے کیا اپنے نفس کی غلامی تم کو

تدبیر کریں تو اس میں ناکامی ہو
تقدیر کا نام لیں تو بدنامی ہو
القصہ عجب پیچ میں ہے یہ ہستی
یورپ کا خدا کہاں ہے جو حامی ہو

کتب خانہ خاص
انجمن ترقی اردو ہند

مثنوی کو بھی بد نہ کہیں تو عجب ہے
اس میں تو کہیں کھول کی تخریب ہے

شیطان کو جسیم کہا تھا ارکان
اک شور مچا خلاف تہذیب ہے

بہ فضل ایزد شد طبع این حکمران

بنفاده سبب بہجت و تصرات

مرد کو چاہیے قائم رہے ایمان کے ساتھ
تا دمِ مرگ رہے یادِ خدا جان کے ساتھ

ہم نے مانا کہ تمہاری نہیں نسبت کوئی
ملانا تمہیں کیا فرض ہے شیطان کے ساتھ

مسکین اگر گدا ہو یا ہو وہ شاہ و ذی جاہ

بیماری و موت سے کہاں ہے کس کو پناہ

آئے گی زندگی میں اک وقت

رہ جاتا باقی سب سر نامہ اللہ اللہ

maaalib.org

خوبیٔ طاعت کی ہوئی مسلّم اب بھی
عزّت اُس کی نہیں ہوئی کم اب بھی
خود بین و حریص و جنگجو ہو نہ اگر
واقف کی نظر میں ہے وہ مکرّم اب بھی

رغبت جو دلائی وسعتِ مشرب کی

شامل اس میں غرض تھی پیش کش سب کی

لیکن تبدیل کی وضع و نقل فاتح

ہو بعض کی بات و رائے ہی مطلب کی

مذہب ہے مگر ترقی یورپ کے سامنے
معذور خاکسار بھی ہے اور حجاب بھی

لیکن وہ آفتاب ہے اور یہ ہے مثل ابر
ابر غلط سے ہے نہاں آفتاب بھی

راحت کا سماں بنا تو غفلت بھی ہوئی
حسرت کا اُٹھا جو بین عبرت بھی ہوئی
دُنیا میں جسے جو پیش آیا ہے
بس اُس کے مطابق اُس کی حالت بھی ہوئی

MAAB 1431
maablib.org

تحصیل علوم کر کے دولت ہوئی
اخلاق درست کر کے زینت ہوئی
اک بات یہ یاد رکھیو اے عشرت؎
محفوظ معصیت سے عزت ہوئی

؎ یعنی سید عشرت حسین بی اے
فرزند ارجمند جناب مصنف ۱۲

تسبیح و دعا میں جس نے لذت پائی
اور ذکر خدا سے دل نے راحت پائی
سر منزل خضر سے نصیب اس کو ہوا
سب دونوں جہان کی اس نے نعمت پائی

روزی که بجا بال و دولت تا نه بینی
راحت نه نصیب پیشان و شوکت تا نه بینی

راحت ز غمزه و اسیر غم
که با بیند شش بیند غم تا نه بینی
در با بیند با رقابت تا نه بینی

لذتِ شوق کی خبر ہی نہ ملی
دل کیا پاتا کبھی نظر ہی نہ ملی
کیا وصل کا حوصلہ کریں پیشِ رقیب
جن کو اک وقت تک گھڑی ہی نہ ملی

کچھ یوں نہ ہوگا کچھ بھی غرض گر شتر گربہ نہ ہوگی
خیالِ علت نہ ہوگا صحت مقیم گر یک نہ ہوگی

بہت بچا ہوں ٹوٹکے سے گئے ہیں ہم اپنی بوٹی میں ہائے ٹانک
غذا نہ ہوگی تو کیا جیوں گا دیا کرو تم ذرا سا ٹانک

دوائے مقوّی کو ٹانک کہتے ہیں ۱۲

خواہش ہو اگر تجھے غنی بننے کی
دولت کی ہوس ہو اور دھنی بننے کی
شخصی حالت کو چھوڑ کر اے منشی
کوشش لازم ہے کمپنی بننے کی

گو دارا سکتی نہیں نقش یہ نیل و صبح بغیر ہی
گو دارا مٹا سکتی نہیں ہیں تمہاری

پھر بھی کامل طور پر

یہ نہ پائے ادب اپنے گلستان میں باوفا
بندگی اس پر مبارک صاحبوں صاحبی

دیکھو وہ وارث سماوی ارضی
قائم ہیں جس سے نعمتیں فرضی
بھولا ہے حر کا عہد تو دو دو
زن رکھی ہے لکھ کے حق کی عرضی

maablib.org

وہ شوکت و شان زندگانی نہ رہی
غیرت کی صحرا میں بیابانی نہ رہی
اکبر سا گیا گھر کی زینت
یہ وہ اُٹھا تن اسلام ہے ب امانی نہ رہی

حصہ حریص کا ہے بندی و غلامی
قانع کو واسطے ہے عز و نیکنامی
محنت میں ہے کسی کے نفع قلب و روزی
مقبول دوستاں ہے اکبر کی خوش کلامی

maablib.org

ہر ایک کو نوکری نہیں ملتی

ہر باغ میں یہ کلی نہیں کھلتی

کچھ پڑھ کے تو صنعت و زراعت کو دیکھ

عزت کے لیے یہی کافی ہے اے دل نیکی

بارہا جوشِ جنوں میں مجھے آیا یہ خیال
کہ تماشا ہے یہ ہنگامۂ نیکی و بدی
نظرِ عشق میں ہے زندگی و موت برابر
اضطرابِ نفسِ چند و سکونِ ابدی

کتب خانہ خاص
انجمن ترقی اردو کراچی

یہ زینتِ دنیا ہی کہ مٹی ہے بیٹی
بچوں کے سوا کون ہو اسکا متمنی
گوشِ شنوا ہو تو بس اس کے ترانے
اس بزم میں اکبر سا نہیں کوئی مغنی

اس عہد میں یہی ہے بس داخلِ نکوئی
مذہب بنا ہے کیسا جی نیت کی عیب جوئی

شوقِ عمل نہیں ہے فکرِ اجل نہیں ہے
ناصح سے بڑھ کے عابد نہیں ہے کوئی

منظور اے دل ہماری عرضی ہوگی

اس وقت کہ جب بندے کی مرضی ہوگی

اے مرد رہ فنا یہی معنی کی سمجھن جو بات

وہ صرف بنا کے نامہ و مرضی ہوگی

تاہم نوائے باغ میں مستی تو رہ گئی
صورت کی اور نظر کی مستی تو رہ گئی
ہوسکتی ہے جمال و دلکشی پیدا
طبعِ انساں میں بُت پرستی تو رہ گئی

سوچو کہ آگے چل کے قیامت میں کیا لکھا ہے
اک کھوٹ دل میں کیا تھا اور آج کیا ہوا ہے
دیکھو جہاں میں ٹوٹا
ہمسایہ در کے رضا ابن جہاں میں ٹوٹا
ہو اپنی نبی کا ہے گھر اپنی وہ گھر ہا ہے

دل تما نہیں نفس اب طلب چارا کیا ہے
حیراں ہیں ملک بستر بچارا کیا ہے
کافی خیال
تسکین کے سب لگ گئے آگے
جو کچھ ہے صدا کام ہے بیمار کیا ہے

غنچہ پریشاں ہے دل گرفتہ ہیں
نکہتِ چمن فنا سے گھبراتی ہے

کشتی جاں ہے نسیم آرزو نفرت
سنتی ہے پائیزو دست بیاباں ہے

maablib.org

ہنگامۂ ہستی کو وہ دنیا میں بپا کر گئے

لیکن اب دل سے یہ صدا آتی ہے

کھلتا نہیں راز دم شب کو وہی تو تھے

اور شکر ہے کہ موت آجاتی ہے

انسان یا بالیقین ایک دوسرے کو ملا ہے
یا کوئی کسی شے مفید جان کے لاتی بناتا ہے
یا ہمدردی کی بنا پر کسی کو علم سکھاتا ہے
یا ضعیف و مستحق جان کر کچھ عطا کیا ہے

تو نے دل دیر سے بیدار کیا ہے
قائم غفلت کا سلسلہ رکھا ہے
کیا ہو تو زندہ بیداری کی طاقت سے تو
اے صبح نے جھٹلا رکھا ہے

maablib.org

قرآن میں ہمیں خدا نے سمجھایا ہے

شیطان نے فلسفے میں الجھایا ہے

قیمت اب کبھی ہے دل کسی کا

معلوم نہیں کہ کس کے گھر آیا ہے

دُنیا نے دین کو بُھلا رکھا ہے
غفلت کی نیند میں سُلا رکھا ہے
اس دور میں خوش نصیب وہی اکبر
جس نے قرآن کو بُھلا رکھا ہے

ہر حال میں ہیں باعثِ روح انسب وہ
اللہ و رسول کا ہی مطلب وہ
قرآن کو غور سے پڑھو اور سمجھو
آ جائے گا کہ جان بہ سب وہ

کچھ زر سے ہے نہ کچھ خیالات سے ہے
ہے تدبیر سے نہ ترکِ عادات سے ہے
اگر کچھ ہے یہ کامیابی ساری
تقدیر سے اور اتفاقات سے ہے

کتب خانہ خاص
انجمن ترقی اردو کراچی

دنیا کے دن کی مہلت آہ وفات بھی ہے
فکرِ روزی شغلِ اوقات بھی ہے
اک مرنا بھی ضرور
جیتا ہے آدمی ٹھہرا تو ایک بات بھی ہے

maktablib.org

انسان میں معتبر لیاقت بھی ہے
محبوب اس وزن میں وجاہت بھی ہے
انداز سخن بھی ہے اندازہ سخن
اک جذب وفور گل شرافت بھی ہے

دولت وہ ہے جو عقل و محنت سے ملے

لذت وہ ہے کہ جو تن صحت سے ملے

اقبال کا ہو خوف نہ ادبار میں وہ راحت ہے

عزت وہ ہے جو اپنی ملت سے ملے

ادھر ہیں موافق اُدھر طالع ہے قوی
ادھر عیب مخفی ہیں ادھر بخت قوی
دیکھو جدھر ہمیں تسکین دل کو بھی ہو
صحت بھی ہو روزی بھی بافراط ملی
دنیا میں نسیم ایسی نعمت ہے قوی

maablib.org

ناسمجھ بھی ادا سمجھتا ہے

اسے صبر و دو کا بدا ہے

اپنی ہستی کو ایسا کیسے سمجھو

اور یہی بندیوں سے عکس آتا ہے

انبساطِ نفس اس کی ہے ارواح کا وجدان ہے

دشت و دشت آرا وہی ہے اور وہی ہے اور وہی نخجداون ہے

ناظر و منظور ہے کچھ

ہو جو باطن ایک ہستی میں کچھ ہے اور یہی مدعا اوان ہے

یاد رکھ اک ایک ہے

maablib.org

ارمان نہ شراب و بزمِ نشاطِ ابد کا ہے
سامان نہ محفلِ ربِ احد کا ہے

اک کوئے اُنس کنجِ تنہائی ہے
دھیان اُس کو فقط خدائے واحد کا ہے

کچھ شک نہیں کہ خلق سے ملنا ضرور ہے

جو اس کی اختلاف سے حق سے دور ہے

لیکن خدا کے واسطے خلق خدا سے مل

سمجھے گا اس کو وہ کہ جو اہل شعور ہے

انسان جو عمر حسرت سے کٹتا ہے
بعد شب وصل پچھتا کے آہ بھرتا ہے
فانی دنیا کا لطف سبب سے ہی
زنجیر ہوا جس کو دو عمر ٹکتا ہے

سنو حکمت جو میری گفتار میں ہے
کہ حاصل ادب بہر اک سرکار میں ہے
پیو اس سے نسخ تشیع سے اشک سب ثنا طاہا
پہلے لکھا اور جہاں اور اب ناہیں ہے

شیطان سے دل کو رابطہ ہو جاتا ہے

دشوار انسان کو ضبط ہو جاتا ہے

حد سے جو سوا ہو حرص یا خودبینی

ثمرۂ نیکی کا حبط ہو جاتا ہے

جسکو خدا سے شرف ہمسری ہو وہ بے نیاز آگر دین

دنیا کی جس سے کو شرف ہمسری ہو وہ بے نظیر ہے

جسکو سکھی کی کربلا سے ستم میں زینب صبر اسکو سکھایا ہو

فطرت میں ولادت علی ہو دل آگ کا لیتے ہیں

maablib.org

اسد کا ہو تو اُسے الگ شغف ہوتا ہے
اک عالم کو اُن سے شغف ہوتا ہے

دنیا طلبی میں ہے جنگ صد و شور
حاصل یہ ہے اس سے کیا شرف ہوتا ہے

خلقت جو ہو کمین و ذلیل ہو جاتی ہے
بے غیرت و بخیل ہو جاتی ہے
گر جسم میں خون پدر والا نہ ہو
اخلاق میں وہ علتِ نسل ہو جاتی ہے

maablib.org

دنیا کو بہت ذلیل پایا میں نے
بے عزت و بے دلیل پایا میں نے
اخلاق کی پہلوؤں سے جانچا اکبر
شدت سے اسے علیل پایا میں نے

افسوس ہیں سفید ہوگئے بال ترے

لیکن ہیں سیاہ اب بھی اعمال ترے

تو زلف بتاں بنا ہوا ہے اب تک

دنیا پہ ہنوز بچھے ہیں جال ترے

کتب خانہ خاص
انجمن ترقی اردو (ہند)

یہی موجدِ عدم خالقِ دو عالم ہے
یہ قرآن یہی یا رسولِ اکرم ہے
اے منکرِ دین قیامت آسمان زمین صور و
سمجھیے وہاں آ کے دیکھ لے ہم ہے

۵۱ بجائے مصدر ہائے کے یہ ترکیب ادائے معنی کے لئے جائز رکھی گئی ہے ۱۲

جب واقعات اصلی پیش نظر نہ آئے
شاعر نے کام رکھا تحسین و آفریں سے
الفاظ نے سنور کر اپنے قدم جمائے
تحریر نے کی لذّاتِ حضرت معنی میں ہیں

یہ ایسی بھی باتیں ہیں خلق تن جنگ و عدوان سے
یہ ایسی بھی جنس ہیں کہ مستعد و عدوان سے
یہ سب کیسا ہے
ہیں نام سے بتاتے ہر آسیر خوف ان سے
مارے سے بعد معاملہ کہہ

دولت بھی ہے فلسفہ بھی ہے جاہ بھی ہے
لطفِ حسنِ بتانِ دلخواہ بھی ہے
سب سے قطعِ نظر ہے مشکل لیکن
اتنا سمجھو کہ اللہ بھی ہے

MAAB 1431
maablib.org

زینب کی آنکھوں سے تو دل آگ لگی ہیں اور جابجا
مطلب کی آنکھوں تو پیاسی ہیں اور جابجا
باقی سے قوم میں ہیں اٹھی پیاسی کی پھیرا ہوا
غالب کہ ہیں بھی ہیں صبح ہیں اور جابجا

اعلیٰ مقصودِ حیات ہے پیشِ نظر
کوشش کریں گے ہم بہ لطفِ ذوالکریم
[illegible]
فرماویں جو ائمہ ... تسلیم

زینب قرآن و عنوانِ قصر کا بانی ہے
جو اصلِ طاعت عروجِ روحانی ہے

تو ہیں ان کی دو تیرگی کی آس سے ہیں جو
جہاں ہے عاملیاتِ انسانی ہے

ہمارا دیوان سب پہ لطفِ آبادی ہے
ہم سا بھی بیہودہ تر پستی بربادی ہے

یہ سانحہ بھی تکلیف سے
اے نظر

تسکین ہی جب کہ بہ عطریت
قانون نے بستگین سب آزادی ہے

آگاہ ہوں معنی خوش اقبالی سے
واقف ہوں بنائے رتبہ عالی سے
شرطیں عزت کی اور ہیں اے اکبر
چلتا نہیں کام صرف نقالی سے

ایمان و ہوس و حق پرستی کیا ہے
یہ غفلت و لہو و مستی کیا ہے
لاریب یہ سب ایک ہستی کا ظہور
مجھ سے یہ نہ پوچھو ظہور و ہستی کیا ہے

maablib.org

جینا تھا جس قدر ہمیں دنیا میں جی لیے
ساغر کسی طرح کے ملے اور پی لیے
غم بھی ملا تو نیکی بھی تحمّل بھی فاقہ بھی
جاتے ہیں اب کہ آئے تھے ہم بس اسی لیے

طاقت وہ ہے بالا جو سلطانی ہے
اُس جا ہے چمک جہاں زر افشانی ہے
تعلیم وہ خوب ہے جو سکھلائے ہنر
اچھی ہے وہ تربیت جو روحانی ہے

انساں چاہے جو بات ہے اچھی چاہے
بدیوں سے محترز ہو نیکی چاہے
شیطاں سے وہ فلسفہ ہے منسوب
جو کہتی ہے وہ کرو جو جی چاہے

یہ چیز نفس کی دشمن ہے

انساں کو خراب کرنیوالی شے ہے

شیطان کی راہ سے قریب کر دیتی ہے

مسلم اور اسکو منع کیا گیا ہے

یہ دربار ہے خالقِ دوجہاں کا
ادب اپنا سکہ بٹھائے ہوئے ہے
یہ سمجھو کہ حاضر ہیں حق تعالیٰ
یہ عالم خود آنکھیں جھکائے ہوئے ہے

اوہام کے ہاتھ سے نہ ایذا سہیے
بندوں کے نہیں خدا کے ہو کے رہیے
ہے پیش نگاہ جلوۂ ارض و سما
سبحان اللہ بس دل سے کہیے

یہ شیخ چلائے، کودے، اُچھلے ہے
پھر پھر کے وہیں ہے جہاں تھا پہلے
حالت تو وہی ہے بلکہ اُس سے بدتر
یوں منہ سے جو چاہے دل میں آئے کہہ لے

غلط فہمی ہے یہ عالم الفاظ میں اکبر
بڑی بیووں کے ساتھ کر کام چلتا ہے
روشن ہوئی کہ پروانہ ہوا اس کا عاشق ہوا
مگر گہی ہی حقیقت شمع سے پروانہ جلتا ہے

maabib.org

تعلیم بھی پائی سب نے سب کے پیارے بھی ہوئے

دنیا کو بھی خوش کیا ہمارے بھی ہوئے

لیکن جو یہ نور صبح پایا نہ گیا

پھر کیا تم عرش کے جو تارے بھی ہوئے

maablib.org

مثنویاتِ میر حسن

میر حسن کی مثنوی بےنظیر و بدرِ منیر کا جو پایہ اردو زبان میں ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ اور یہ بے بہا چیز جس طرح غلط سلط بری بھلی چھپکر بازار میں ملتی ہے وہ اس قابل نہ تھی کہ بامذاق اصحاب کی الماریوں کیلئے باعثِ زینت ہو۔ اس لئے ضروری تھا کہ سلیس اردو کے اِس اُستادِ کامل کی کتاب اچھے لباس اور صحت کے ساتھ چھپی ہوئی شائقین کے روبرو جلوہ گر ہو۔ چنانچہ یہ کوشش بار آور ہوئی ہے اور بہت تلاش سے میر حسن کی دوسری غیر مطبوعہ مثنوی گلزار ارم بھی ایک مستند قلمی نسخے سے نقل کر کے شامل کر دی ہے اور ایک نہایت فاضلانہ اور بسیط دیباچہ جناب مولوی سید اشرف حسین صاحب بی۔ اے نے لکھ کر اس مثنوی بےنظیر کی داد دی ہے۔ اور اس کی خوبیاں اور دیگر لطیف نکات جو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا نہایت خوبی اور قابلیت سے بیان کئے ہیں

(قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک)

مینیجر مخزن دہلی سے طلب کیجئے

MAAB 1431
مرکز احیاء آثار برصغیر
maablib.org

maablib.org